AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
المصباح ریسرچ جرنل
ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.
Volume IV, Issue I
Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index
Category Y
Link: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

Article: غنیۃ القاری شرح بخاری میں موجود "کتاب الطب" کا تجزیاتی مطالعہ

Authors & Affiliations:
[1] **Mohammad Ilyas**
Ph.D. scholar, Dept. Islamic Theology Islamia college Peshawar.
[2] **Dr. Zafar Hussain**
Associate Professor Islamic Theology Islamia college Peshawar.

Email Add: [1] muhammadilyas399@gmail.com
ORCID ID:

Published: 2024-03-11
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10998100
Citation: Mohammad Ilyas, and Dr. Zafar Hussain. 2024. " غنیۃ القاری شرح بخاری میں موجود "کتاب الطب" کا تجزیاتی مطالعہ: AN ANALYTICAL STUDY OF 'KITAB UL TIBB' EXISTS IN GHUNYAT UL QARI SHARAH SAHIH UL BUKHARI". *AL MISBAH RESEARCH JOURNAL* 4 (01):68-76. https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/article/view/249.

Copyright's info: Copyright (c) 2024 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

Indexation's
ASIAN Research Index
INTERNATIONAL Scientific Indexing
EuroPub
Academic Resource Index ResearchBib
BASE
DRJI
OCLC WorldCat
ROOTINDEXING
Google Scholar
REINCI

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.1, March-2024
Page no: 68-76

غنیۃ القاری شرح بخاری میں موجود "کتاب الطب" کا تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF "KITAB UL TIBB" EXISTS IN GHUNYAT UL QARI SHARAH SAHIH UL BUKHARI

*Mohammad Ilyas
**Dr. Zafar Hussain

ABSTRACT

Prophetic medicine, also known as "Tibb al-Nabawi" in Arabic, refers to a traditional system of healing and healthcare that is based on the teachings and practices of the islamic prophet Muhamamd(peace be upon him). It encompasses various remedies, dietary guidelines, and lifestyle recommendations derived from the Hadith (sayings and actions of the Prophet)and the Quraan. Proponents of prophetic medicine believe that these teachings provide valuable guidance for maintaining physical and spiritual well-being. Some common elements of prophetic medicine include the use of specific herbs, natural remedies, fasting practices, and the promotion of a balanced and healty life style.

It is important to note that while prophetic medicine has been practiced for centuries in Islamic cultures, its effectiveness is a subject of debate, and its application may vary among individuals and regions. As with any form of traditional medicine, it is essential to consult with a healthcare proffessional for any medical concerns or conditions.

Keywords: Bukhari, Tib, Medicine, Hadith, Islamic Traditions.

''طب '' کا لغوی معنی ہے علاج۔ طب کے ''طاء'' پر تین قسم کا اعراب پڑھا جا سکتا ہے گویا یہ مثلثۃ الفا ہے- یہ لفظ مرض کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے گویا کہ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔[1]

''طب '' کا لفظ سحر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے[2] وہ شخص جس پر سحر کیا گیا ہو اس کو مطبوب کہتے ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے جب حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ" پر سحر کیا گیا اور دو فرشتے آپ ﷺ کے متعلق گفتگو کرنے لگے تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: ھو مطبوب (آپ ﷺ پر سحر کیا گیا ہے)۔[3]

علم طب کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

"ھو علم یتعرف منہ احوال بدن الانسان من جھۃما یصح ویزول عن الصحۃ لیحفظ الصحۃ الحاصلۃ ولیستردھا زائلۃ۔"[4]

* *Ph.D. scholar, Dept. Islamic Theology Islamia college Peshawar.*
** Associate Professor, Department of Islamic Theology, Islamia college Peshawar.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

ترجمہ: علم طب وہ علم ہے جس سے صحت اور عدم صحت کے اعتبار سے انسانی جسم کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں تاکہ موجودہ صحت کو برقرار رکھا جاسکے اور زائل شدہ صحت کو لوٹایا جاسکے۔

طب کی قسمیں: بنیادی طور پر طب کی دو اقسام ہیں اس لیے کہ علاج یا تو روحانی طریقے سے ہوگا یا جسمانی طریقے سے، جسمانی طریقے علاج کو طب الابدان کہتے ہیں اور روحانی طریقہ علاج کو طب الارواح کہتے ہیں۔ پھر طب الابدان میں کچھ چیزیں تو وہ ہیں جو حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ" کے زمانے میں اپ علیہ السلام نے استعمال کیے ہیں مثلا کلونجی یا اسی طرح کی اور چیزیں اور کچھ چیزیں وہ ہیں جو اج جدید طریقہ علاج میں دریافت ہو چکی ہیں طب الابدان کا پہلا طریقہ وہ طب نبوی شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا طریقہ علاج:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین طریقوں سے علاج فرمایا کرتے تھے ایک طبعی دواؤں کے ذریعے سے، دوم ادویہ الٰہیہ کے ذریعے سے اور سوم دونوں سے مرکب۔[۵]

علاج کا حکم:

علاج کا حکم دین اسلام نے جان کی حفاظت کو لازمی قرار دیا ہے چنانچہ اللہ کریم نے جان کی حفاظت وتحفظ کو اپنے ان مقاصد شرعیہ میں سے ایک مقصد بنایا ہے جن کے حصول کے لیے انسانوں کو شریعت دی گئی اور اسلام نے ان مقاصد شرعیہ کو حقوق کا درجہ دیا۔ اور ان حقوق کی ادائیگی کو فرض قرار دے دیا۔ شریعت مطہرہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا کہ انسان کے استحقاق زندگی اور اس کی حفاظت کا حکم دے دے بلکہ ہر انسان کے لیے ناگزیر قرار دیا ہے کہ وہ ان ذرائع کو لازمی اختیار کرے جو اس کی جسمانی صحت اور صحت مند زندگی کے ضامن بنیں۔ جیسا کہ بیماریوں کا علاج کروانا اور ان کی روک تھام وسدباب کے لیے مساعی کرنا۔ حالات اور افراد کے لحاظ سے علاج کرنے کے احکامات مختلف ہو سکتے ہیں ۔ چنانچہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ علاج ودواعی کے لیے کسی حاذق طبیب کی جانب رجوع کیا جائے نہ کہ ایسے طبیب کی طرف جس سے علاج کے نتیجے میں مریض کا کوئی عضو تلف یا ضیاع جان ہی ہو جائے۔

"ولو ان رجلا ظهر به داء فقال الطبيب قد غلب عليك الدم فاخرجه فلم يفعل حتى مات لايكون أثما لانه لم يتيقن ان شفاءه فيه۔"[٦]

ترجمہ: اگر کسی آدمی کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور ڈاکٹر نے کہا کہ تمہارے خون کی مقدار غالب ہے لہذا اسے نکال دو۔ اس نے نہیں نکالا اور مر گیا تو یہ گناہ گار نہیں ہو گا اس لیے کہ اس میں شفاء یقینی نہیں ہے۔

کیاعلاج توکل کے خلاف تو نہیں؟

بیماریوں کا علاج و دوادار و استعمال کرنے کو خلاف توکل سمجھا جاتا ہے حالانکہ ایسا سمجھنا خلاف حقیقت ہے۔ جس طرح بھوک دفع کرنے کے لیے مناسب غذا اور پیاس دور کے لیے پانی پینا خلاف توکل نہیں سمجھا جاتا، اس طرح بیماری کا علاج کرانا بھی توکل کے خلاف نہیں اور اسے خلافِ توکل خیال کرنا بھی درست نہیں ہے۔ کئی وجوہ سے علاج کروانا ثابت ہے۔ پہلی بات یہ کہ علاج حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ" سے ثابت ہے۔ دوسری بات یہ کہ علاج کو موثر حقیقی نہیں مانا جاتا بلکہ موثر حقیقی دراصل اللہ جل جلالہ کی ذات ہے اور دوائی تو صرف اسباب کے درجے میں ہے۔ اس لیے علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ رسول اللہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ حجامہ فرمایا کرتے تھے:

"عان النبي عليه السلام احتجم في راسه وهو محرم من وجع كان به وقال مرة:من شقيقة كانت به"[7]

ترجمہ: "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے سر درد کی وجہ سے احرام کی حالت میں حجامہ کیا، اور کبھی راوی نے وجع کے بجائے شقیقہ: درد سر کہا ہے"

کلونجی کا استعمال کرتے تھے، اس کے علاوہ دوسرے کئی جسمانی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔[8]

بوقت ضرورت مرد عورت کا اور عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

شیخ عبد الخالق باجوڑی نے امام بخاری رحمہ اللہ کی عادت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس ترجمے کو امام بخاری رحمہ اللہ نے استفہام کے ساتھ ذکر کیا اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ اس میں اختلاف ہے لیکن حدیث میں اس علاج کے متعلق تصریح موجود ہے اور حالت منع عدم عذر کی بنیاد پر ہے:

"عن ربيع بنت معوذبن عفراء[9] قالت: كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نسقى القوم ونخدمهم ونردّ القتلىٰ والجرحىٰ الى المدينة۔"[10]

"ربیع بنت معوذ بن عفراء ضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں اور مسلمان مجاہدین کو پانی پلاتی، ان کی خدمت کرتی اور مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ منورہ لایا کرتی تھیں۔"

الضرورات تبیح المحظورات[11] کو ذکر کرکے شارح نے اپنے مذہب کو بھی بیان کیا کہ یہ علاج جائز ہے۔[12]

امام بخاری رحمہ اللہ کی احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہورہی ہے کہ ضرورت کے پیش نظر عورت مرد کا علاج کرسکتی ہے اس لیے کہ انسانی جان کی حفاظت کرنا مقاصد شریعت میں سے ایک اہم مقصد ہے جس کی وجہ سے شریعت نے رخصت دی ہے کہ عورت مرد کا اور مرد عورت کا علاج کرے۔

کیا شفاء تین چیزوں میں محصور ہے؟

"امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک اور مسئلہ یہاں پر بیان کیا ہے کہ شفا تین چیزوں میں ہے"

ایک تو شہد ہے، دوسرا حجامہ ہے اور تیسرا داغ لگانا ہے۔

مولانا عبد الخالق نے ایک اشکال اور اس کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اعتراض: ان تین چیزوں کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جس میں علاج ہے۔ امام بخاری نے ان تینوں کا اختصاص کیوں کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے علاج کی جو تین قسمیں علاج بتلائی ہیں، یہ اصل میں تین قسم کی بیماریوں دموی، صفراوی یا بلغمی یا پھر سوادی ہوتے ہیں۔ دموی امراض فساد خون کی وجہ سے ہوتے ہیں اور اس کا علاج حجامہ ہے اور باقی تینوں صورتوں میں علاج اسہال ہے اور شہد مسہل ہوتا ہے اس لیے اس سے علاج کرنا ممکن ہے۔[13]

تداوی بالمحرمات (حرام کے ذریعے علاج) کے بارے میں متعارض دلائل اور تطبیق

کئی احادیث ایسی ہیں جن سے تداوی بالمحرمات

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام۔"[14]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی ہے اور ہر بیماری کا علاج بھی اُتارا ہے۔ لہذا علاج کرو لیکن حرام کے ساتھ علاج نہ کرو۔

لیکن اس کے مقابلے میں جو حضرات مثلاً احناف جو تداوی بالمحرمات کو جائز سمجھتے ہیں تو وہ ایک شرعی اور فقہی قاعدے کی رو سے کہ ضرورت کے وقت حرام بھی جائز ہو جاتا ہے یا باب کی حدیث سے استدلال کرکے تداوی بالمحرمات کو جائز سمجھتے ہیں۔

"عن أنس رضي الله عنه أن ناسا اجتووا في المدينة فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يلحقوا براعيه يعني الإبل فيشربوامن ألبانها وأبوالهافلحقوابراعيه فشربوا من ألبانها وأبوالها حتى صلحت أبدانهم فقتلوا الرّاعي وساقواالإبل فبلغ النّبي صلى الله عليه وسلم فبعث في طلبهم فجيء بهم فقطع أيديَهم وأرجلَهم وسَمَرَأعينَهم قال قتادة فحدثني محمد بن سيرين أن ذلك كان قبل أن تنزل الحدود"[15]

"عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی تو نبی کریم محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کے ہاں چلے جائیں یعنی اونٹوں میں۔ اور ان کا دودھ اور پیشاب پئے۔ چنانچہ وہ لوگ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو بھیجا۔ جب انہیں لایا گیا تو نبی کریم محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد ابن سیرین نے بیان کیا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔"

علاج کے ناجائز قرار دینے والے احادیث کے بارے میں احناف کا جواب

احناف کی طرف سے یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ آپ کی حدیث اس بات پر محمول ہے کہ جب اس مرض کا کوئی دوسرا علاج موجود ہو تو اس صورت میں محرمات سے علاج کرنے کی ممانعت ہے۔[۱۶]

کیا اسلام میں مُثلہ (شکل بگاڑنا) جائز ہے؟

یہاں ایک اور مسئلہ بھی احتیاج الی التنقیح ہے۔ اس مسئلے کو مولانا عبد الخالق صاحب نے کتاب الطہارت میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی طرف یہاں اشارہ کیا ہے۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ اس قبیلہ (عرینہ) والوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا طریقہ برابری والانہ تھا کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر ان کے ہاتھ پاؤں قطع کر دینا، عرب کے تپتے ہوئے پتھروں پر انہیں چھوڑ دینا اور ان کی جانب سے پیاس کی شکایت کے باوجود انہیں پانی فراہم نہ کرنا بظاہر قصاص کی کوئی صورت حال نظر نہیں آتی بلکہ یہ گمان ہوتا ہے کہ ایسا کرنا ظلم و زیادتی کے مترادف ہے حالانکہ قبیلہ عرنیین والوں نے تو چرواہوں کو صرف قتل کیا تھا۔

جواب نمبر 1: ان کا اس طرح قتل قصاص ہی تھا کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کے ساتھ بالکل اسی طرح سے ظالمانہ سلوک کیا تھا لہٰذا ان کے ساتھ اس سلوک کے عوض میں ویسا ہی سلوک کیا گیا جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے کہ

"کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ"[۱۷]

ترجمہ: "تم پر مقتولوں میں برابری کا بدلہ لینا لکھ دیا گیا ہے"

جواب نمبر 2: یہ حکم سیاسۃً تھا اور تعزیر کی بنیاد پر تھا۔ اور تعزیر کی سزا سخت بھی ہو سکتی ہے۔ تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔[۱۸]

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

کلونجی(الحبۃ السوداء) کے ذریعے سے علاج

مولانا عبدالخالق نے الحبۃ السوداء کے مصداق میں اختلاف نقل کیاہے۔ حسن بصری[19] رحمہ اللہ نے اس کا مصداق رائی کے دانے کو لیاہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ[20] نے اس کلونجی کو دو وجہوں راجح قرار دیاہے۔

۱)عام اطباء اس سے کلونجی کا دانہ مراد لیتے ہیں۔

۲)کلونجی کے دانے میں رائی کے دانے کی بنسبت فوائد زیادہ ہیں۔ ان دو وجہوں کی بناء پر مولانا عبدالخالق نے اس کا مصداق کلونجی لیاہے۔[21]

کلونجی کے فوائد

یہ بلغم کو ختم کرتی ہے، پیٹ کے پھولنے کو ختم کرتی ہے، جسم پر تل اور برص کو ختم کرتی ہے، درد سر کے لیے مفید ہے، دانتوں کے درد کے لیے اکسیر نسخہ ہے اور جدید طب(Modern medicine) نے اسے بلڈ پریشر کے لیے بہت مفید قرار دیاہے۔[22]

حجامہ فساد خون کا بہترین علاج

ایک اور حدیث امام بخاری رحمہ اللہ لائے ہیں جس میں نبی اکرم ﷺ نے حجامہ کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی ہے چنانچہ حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ" باقاعدہ حجامہ لگواتے تھے "حجامہ کے بارے میں کچھ تفصیل ہے۔

باعتبار ایام

ایک تفصیل تو دنوں کے اعتبار سے ہے کہ کن ایام میں حجامہ کرنا زیادہ مناسب ہے چنانچہ روایات میں جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حجامہ لگوانے کو بہتر قرار دیاہے۔

باعتبار تاریخ

اسی طرح مہینے کے تاریخ کے اعتبار سے ۱۷، ۱۹ اور ۲۱ تاریخ کو حجامہ کرنا زیادہ موزوں اور مناسب ہے اسی طرح موسم کے اعتبار سے بھی حجامہ کرنے میں احتیاط کرنا ضروری ہے۔ دراصل حجامہ کرنے سے بدن سے جو فاسد خون ہوتا ہے وہ نکل جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان اور بندہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

باعتبار مزاج

لیکن یاد رہے کہ اس میں ماہر اور تجربہ کار حاجم ہونا چاہیے نیز جن لوگوں کی مزاج میں برودت زیادہ ہو اور حرارت نہ ہو اس کے لیے پچھنا لگوانا زیادہ مناسب نہیں۔

باعتبار اعضاء

اسی طرح جسم کے مختلف حصوں کے اعتبار سے بھی حجامہ کی اہمیت ہے۔ چنانچہ سر میں حجامہ کرنا، گردن میں حجامہ کرنا، کمر پر کرنا۔[٢٣] جو لوگ تجربہ کار ہوں ان سے مشورہ کر کے حجامہ لگانا زیادہ مناسب رہے گا اسی طرح حجامہ سے متعلق ایک اور بات بھی ذہن میں رہے کہ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ جس میں حجامہ زیادہ مفید ہوتا ہے مثلاً درد شقیقہ کے لیے حجامہ کرنا زیادہ مناسب معلوم ہے چنانچہ حدیث میں ہے:

"ان النبي عليه السلام احتجم في راسه وهو محرم من وجع كان به وقال مرة:من شقيقة كانت به۔۔"[٢٤]

"حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے سر درد کی وجہ سے احرام کی حالت میں حجامہ کیا، اور کبھی راوی نے وجع کے بجائے شقیقہ درد سر کہا ہے"

کیا امراض متعدی ہوتے ہیں؟

"حَدَّثَنَا سَعِيدُبْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوَى وَلَاطِيَرَةَ ولَاهَامَةَوَلَاصَفَرَوَفِرَّمِنَ الْمَجْذُومِ كَمَاتَفِرّمِنَ الْأَسَدِ"[٢٥]

نبی اکرم ﷺ فرمایا کہ ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگنا، بد شگونی لینا، الو اور صفر کے مہینے کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں تاہم جذامی سے ایسے بھاگتے رہو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہو۔"

نبی پاک ﷺ نے مرض کا دوسروں کو منتقل ہونے کے بارے میں ایک حدیث بیان فرمائی ہے جس میں مرض کے تعدیہ کی نفی کی گئی ہے چنانچہ حدیث میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے چار چیزوں کی نفی فرمائی۔ دوسری بات آپ ﷺ نے فرمائی کہ بد شگونی کی کوئی حقیقت نہیں پرندوں کے ذریعے بد شگونی کرنا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

تیسری بات جو حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تردید کی فرمائی وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میت جب مر جاتا ہے تو اس سے ایک جانور پیدا ہو کر اڑتا ہے اور ہر وقت فریاد کرتا ہے کہ مجھے پانی دو، مجھے پانی دو جب قاتل مر جاتا ہے تو وہ جانور غائب ہو جاتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقتول کی روح اس جانور کا روپ اختیار کر کے آتی ہے چوتھا مسئلہ جس کی نبی اکرم ﷺ نے تردید فرمائی ہے اس کا تعلق ماہ صفر کے ساتھ ہے، بعض لوگ ماہ صفر کو منحوس خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ چونکہ نبی اکرم ﷺ کو اس مہینے میں بیماری آئی تھی اس لیے یہ آفات و حوادث اور مصائب کا مہینہ ہے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اس مہینے میں حوادث و مصائب نازل ہوتے ہیں دوسرا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کا خیال ہے آدمی کے پیٹ میں سانپ ہوتا ہے جو بھوک کے وقت اسے کاٹتا رہتا ہے اس سانپ کو صفر کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کی نفی فرمائی "حضرت "محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ" نے اس خیال کو ہی باطل قرار دے دیا اور فرمایا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔[٢٦]

خلاصۃ البحث:

- علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں
- علاج روحانی بھی کیا جا سکتا ہے اور جسمانی بھی۔
- علاج عموماً حلال چیزوں کے کیا جائے گا۔
- ضرورت کے وقت حرام چیزوں کے ساتھ بھی علاج کی گنجائش ہے۔
- یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ یہ علاج صرف اور صرف سبب کے درجہ میں ہے حقیقۃً صحت دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

نتائج:

۱۔ علاج کرنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔

۲۔ علاج ماہر اور تجربہ کار طبیب سے کرنا چاہیے۔

۳۔ غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری میں مختلف بیماریوں اور ان کے مسنون علاج کا تذکرہ موجود ہے اگر اس کو منظر عام پر لایا جائے تو نہایت مفید ہو گا۔

۴۔ اس مخطوط کی دستیابی آیندہ نسل اور خصوصاً علوم اسلامیہ کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہو گی۔

مصادر و مراجع

---

[۱] الزبیدی، محمد مرتضی الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، ، ۱۷۸/۲

[۲] الزبیدی، محمد مرتضی الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، ۱۷۸/۲

[3] عن عائشه قال سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهودي من يهود بني زريق...... قال مطبوب قال من طبه-----الخ (امام مسلم ،مسلم بن الحجاج القشیری ،م۲۰۶ھ،الصحیح للمسلم ،**5703/2**،مکتبہ رحمانیہ)

[۴] بدرالدین أبو محمد محمود بن احمدالعینی (المتوفی: ۸۵۵ھ) ، عمدۃالقاری شرح صحیح البخاری ، ج :۱۷،ص:437، المکتبۃ التوفیقیۃ

[۵] العینی، بدر الدین أبو محمد محمود بن أحمد العینی(المتوفی: ۸۵۵ھ)، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار إحیاء التراث العربي، ج :21،ص:229، ودار الفکر، ج: ۱۷، ص:۴۳۷، المکتبہ التوفیقیۃ

[۶] العلامۃ الهمام مولانا العظام وجماعۃ من علماء الهند الأعلام،الفتاوی العالمگیریّۃ المعروف بالفتاوی الهندیّۃ ، ۵/ ۳۵۵، مکتبہ ماجدیّۃ ۱۹۷۸ء

[۷] البخاری، أبو عبدالله،محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن المغیرۃ بن بردزبه البخاری الجعفی، الجامع الصحیح،، **حدیث نمبر** :(5701) ،مکتبۃ البشریٰ)

[8] مولانا عبد الخالق باجوڑی ،غنیۃ القاری ،شرح صحیح البخاری ،کتاب الطب (مخطوطہ)

[9] ربیع بنت معوذ اس کا نام ہے، قبیلہ خزرج کے خاندان نجار سے ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ربیع بنت معوذ بن حارث ابن رفاعہ ابن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ والدہ کا نام ام تزید تھا جو قیس ابن زعورہ کی بیٹی تھی۔ ربیعہ کے والد ان کے تمام بھائی عفراء کی اولاد مشہور ہیں عفراء حارث کی زوجہ اور ان (ربیع) کی دادی تھی۔

[10] البخاری، أبو عبداللہ،محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن المغیرة بن بردزبہ البخاری الجعفی ، الجامع الصحیح ،باب: هل یداوي الرجل المرأة، والمرأة الرجل،حدیث نمبر :5679،مکتبۃ البشریٰ)

[11] ابن نجیم علامہ زین الدین ابن نجیم المصری، الاشباہ والنظائر، ص ۳۷، مکتبہ: شش محل روڈ داتا دربار لاہور)

[12] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوط)

[13] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)

[14] السجستانی، أبو داود سلیمان بن الأشعث الأزدي السجستاني(المتوفى: ۲۷۵هـ)، سنن أبي داؤد، : كتاب الطب، باب في الأدوية المكروهة، ج:۲،ص:۱۷۴، رقم الحدیث: 38٦٦- سنن أبي داودالسجستانی، أبو داود سلیمان بن الأشعث الأزدي السجستاني (المتوفى: ۲۷۵هـ)، سنن ابی داؤد، الناشر: دار الرسالۃ، العالمیۃ، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰هـ، ۶/۱۵- رقم الحدیث: ۳۸۶۶- صحیح

14 أبوداؤد،سنن أبي داؤد،ج:۲،ص:۱۷۴، حدیث نمبر :3874 ، باب في الأدوية المكروهة ،مکتبہ اسلامی کتب خانہ

۱۵علامہ انور شاہ کشمیری ،فیض الباری:/۶ ۴۵، باب الدواء بأبوال الإبل، حدیث نمبر:۵۶۸۶ ، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

[16] البقرة ۱۷۸ : ۲

[17] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوط)

[18] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)

[19] تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (مکتبہ دار الکتب العلمیۃ، س ن) ج۲، ص ۲۴-۲۶۔

[20] امام قرطبی، الجامع لأحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی (مکتبہ الوحیدیہ، س ن) ج۱، ص ۲۲۔

[21] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)

[22] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)

[23] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)

[24] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح للبخاری، حدیث نمبر:5700 ، مکتبۃ البشریٰ

[25] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح للبخاری، حدیث نمبر 5707 :، مکتبۃ البشریٰ

[26] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب الطب (مخطوطہ)